خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے | یکم جولائی 1998ء | بدھ

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029

بدھ یکم جولائی 1998ء 6 ربیع الاول 1419 ہجری یکم وفا 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 140

تقویٰ کے لئے دعا

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے۔

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت طلب کرتا ہوں۔ تقویٰ اور عفت مانگتا ہوں۔ مجھے فارغ البالی عطا کر اور ہر دوسرے سے بے نیاز کر دے۔

(مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شر ما عمل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کر لے پھر فرمایا میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے"۔ فرمایا "جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہو سکتی۔ تقویٰ خلاصہ ہے تمام صحف مقدسہ اور توریت و انجیل کی تعلیمات کا۔ قرآن کریم نے ایک ہی لفظ میں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مرضی اور پوری رضا کا اظہار کر دیا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 200)

تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت سے ہیں، لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل استقلال اور خلوص سے طے کرے، تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پا لیتا ہے۔ (-) اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اس کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا (-) پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیت دعا کے لئے ایک غیر منفک شرط ہے، تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیت دعا چاہے، تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو۔ ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے، تاکہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 68)

ایک بابرکت تحریک
بیوت الحمد سکیم

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی تحریک بیوت الحمد سے اللہ کے فضل و کرم اور احسان سے سینکڑوں خاندان فیض یاب ہو چکے ہیں اور فیض یاب ہو رہے ہیں۔

(90) نوے مکانات پر مشتمل بیوت الحمد کالونی جس میں تمام بنیادی رہائشی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں تعمیر ہو چکی ہے۔ اس خوبصورت و دلکش اور پر فضا کالونی میں 84 خاندان آباد ہو چکے ہیں۔ ابھی اس کالونی کے پہلے مرحلے میں دس مکانات تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں میں رہنے والے ساڑھے تین صد سے زائد خاندانوں کو ان کے اپنے مکانوں کی مرمت اور توسیع کے لئے ایک خطیر رقم پیش کی جا چکی ہے اور ابھی بہت سے خاندان اپنے مکانوں کی مرمت و توسیع کے لئے مخیر حضرات کے تعاون کے منتظر ہیں۔

یہ تمام کام احباب جماعت کے تعاون کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ کالونی کی تکمیل اور مستحق خاندانوں کے مکانات کی جزوی تعمیر کے لئے اس تحریک میں حسب استطاعت شمولیت فرماویں۔

اس تحریک میں شمولیت کے لئے جو رقم بھی آپ اپنی توفیق کے مطابق پیش کرنا چاہیں پیش کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو توفیق عطا فرماوے کہ اس بابرکت تحریک میں حصہ لیں۔ آمین۔ (سیکرٹری بیوت الحمد سکیم)

تقویٰ عظیم الشان نعمت اور فضل ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الاول)

تقویٰ عظیم الشان نعمت اور فضل ہے جسے ملے۔ انسان اپنی ضروریات زندگی میں کیسا مضطرب اور بے قرار ہوتا ہے خصوصاً رزق کے معاملہ میں لیکن متقی ایسی جگہ سے رزق پاتا ہے کہ کسی کو تو کیا معلوم ہوتا ہے خود اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ (-) انسان بسا اوقات بہت قسم کی تنگیوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ متقی کو ہر تنگی سے نجات دیتا ہے جیسے فرمایا (-) انسان کی سعادت اور نجات کا انحصار علوم الٰہیہ پر ہے کیونکہ جب تک کتاب اللہ کا علم ہی نہ ہو وہ نیکی اور بدی اور احکام رب العالمین سے آگاہی اور اطلاع کیونکر پا سکتا ہے مگر تقویٰ ایک ایسی کلید ہے کہ کتاب اللہ کے علوم کے دروازے اسی سے کھلتے ہیں اور خود اللہ تعالیٰ متقی کا معلم ہو جاتا ہے (-) انسان اپنے دشمنوں سے کس قدر حیران ہوتا اور ان سے گھبراتا ہے لیکن متقی کو کیا خوف۔ اس کے دشمن ہلاک ہو جاتے ہیں۔

(-) اللہ تعالیٰ سے دوری اور بعد ساری نامرادیوں اور ناکامیوں کی اصل ہے مگر متقی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے (-) تقویٰ ایسی چیز ہے جو انسان کو اپنے مولیٰ کا محبوب بناتی ہے (-) تقویٰ کے باعث اللہ تعالیٰ متقی کے لئے متکفل ہو جاتا ہے اور اس سے ولایت ملتی ہے (-) پھر تقویٰ ایسی چیز ہے کہ دعاؤں کو قبولیت کے لائق بنا دیتا ہے۔ (-) بلکہ اس کے ہر فعل میں قبولیت ہوتی ہے۔

غرض تقویٰ جیسی چیز کی طرف توجہ دلائی ہے اور تقویٰ نام ہے اعتقادات صحیحہ۔ اقوال صادقہ۔ اعمال صالحہ۔ علوم حقہ۔ اخلاق فاضلہ۔ ہمت بلند۔ شجاعت و استقلال۔ عفت۔ حلم۔ قناعت۔ صبر کا۔ حسن ظن باللہ۔ تواضع۔ صادقوں کے ساتھ ہونے کا۔

پس تقویٰ اپنے رب کا اختیار کرو۔
(حقائق الفرقان جلد دوم ص 3)

تقویٰ کے حصول کا یہ ذریعہ ہے کہ انسان اپنے عقائد اور اعمال کا محاسبہ کرے اور اس امر کو ہمیشہ مد نظر رکھے (یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نگران ہے) جب تم یہ یاد رکھو گے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حال کا نگران ہے تو ہر قسم کی بے حیائی اور بدکاری کی راہ ہے جو تقویٰ سے دور پھینک دیتی ہے بچ سکو گے۔ دیکھو کسی عظیم الشان انسان کے سامنے انسان بدی کے ارتکاب کا حوصلہ نہیں کر سکتا۔ ہر ایک بدی کرنے والا اپنی بدی کو مخفی رکھنا چاہتا ہے پھر جب خدا تعالیٰ کو رقیب اور بصیر مانے گا اور اس پر سچا ایمان لائے گا تو پھر ایسے ارتکاب سے بچ جائے گا۔
(حقائق الفرقان جلد اول ص 4)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

یکم وفا 1377 ہش یکم جولائی 1998ء

یہ مائدہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19۔ جون 1998ء کے خطبہ جمعہ میں قرآن کریم کی محبت اختیار کرنے کی تلقین فرماتے ہوئے احمدیوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت صاحب کا درس القرآن باقاعدگی اور توجہ سے سنا کریں۔ اگر دس دن بھی باقاعدگی سے یہ سنیں گے اور دیکھیں گے تو اس پروگرام کو چھوڑنا پھر ان کے بس میں نہیں رہے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس درس قرآن کے بارے میں سب سے اول اور سب سے آخری بات تو یہی کہنے والی ہے کہ اس کا لطف اور مزا خود ہی حاصل کیجئے تو بات آپ کو سمجھ آجائے گی ورنہ کسی دوسرے کے بیان سے لاکھ کوشش کی جائے اس درس القرآن کا لطفِ حقیقی حاصل کرنا ممکن نہیں ہے۔ یہ درس القرآن ایم ٹی اے پر ہر منگل اور بدھ کو پاکستان کے وقت کے مطابق 7 سے آٹھ بجے آتا ہے۔ بے شمار مخلص اور خوش قسمت احمدی گھرانے ایسے ہیں جہاں پر منگل کی شام سات بجتے ہی گھر کے افراد قرآن کریم ہاتھ میں تھامے ٹی وی کے سامنے آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ بچیاں اور عورتیں سروں پر دوپٹہ ٹھیک کرتی گھر کے کام ایک طرف رکھ کر ٹی وی کے سامنے آجاتی ہیں۔ بچوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اس وقت سے پہلے پہلے ہوم ورک مکمل کریں یا اس کے بعد کریں اور کوئی کھیل یا کوئی دوسرا کام اس وقت ان کی توجہ کو منتشر نہ کرے۔ کیونکہ یہ وقت ہے احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعے روحانی خزائن سمیٹنے کا۔ یہ وہ خزائن ہیں جو ہزاروں سال سے مدفون تھے اب جو امیدوار مانگے اس کو مفت میں دیئے جا رہے ہیں۔

خوش قسمت اور باسعادت ہیں وہ احمدی گھر جہاں پر منگل اور بدھ کی شام پورے اہتمام اور توجہ سے ترجمۃ القرآن کلاس سنی جاتی ہے۔ قابلِ مبارکباد ہیں وہ عہدیدار جو اپنی بیوت الذکر میں اس کے اعلانات کرکے یاددہانی کرواتے رہتے ہیں۔ اور لائق صد تعظیم ہیں وہ ذیلی تنظیمیں جنہوں نے اپنے پروگراموں میں درس القرآن سننے کو خاص اہمیت دے رکھی ہے۔

اس پروگرام کی اہمیت و افادیت پر جتنا لکھا جائے کم ہے جتنا بیان کیا جائے کم ہے۔ اتنا ہی آخر پر عرض ہے کہ

یہ مائدہ ہے ڈشوں میں اتار کر دیکھو

سورۃ اخلاص سے محبت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

"بخاری شریف میں ایک حدیث آئی ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد انصاری مسجد قبا میں امامت نماز کی کرتا تھا۔ نماز پڑھانے کے وقت جب کوئی حصہ قرآن شریف کا پڑھتا تو اس کو سورہ اخلاص کے ساتھ یعنی پہلے سورۃ اخلاص پڑھتا اور بعد اس کے کوئی اور سورۃ یا کوئی حصہ قرآن شریف کا پڑھتا اور ہر رکعت میں وہ ایسا ہی کرتا۔ دوسرے اصحاب اس معاملہ میں اس پر اعتراض کرتے اور کہتے کہ کیا تو دوسری سورتوں کو کافی نہیں سمجھتا کہ اس سورۃ کو بہرحال ساتھ ملا ہی دیتا ہے اور بسا اوقات اسے کہتے کہ تو اس سورۃ کا بار بار ہر رکعت میں پڑھنا چھوڑ دے۔ وہ ہمیشہ یہی جواب دیتا کہ تمہارا اختیار ہے کہ مجھے امام بناؤ یا نہ بناؤ۔ میں تمہاری امامت چھوڑ دیتا ہوں لیکن اس سورہ شریف کا پڑھنا ترک نہیں کر سکتا۔ لوگ اس کو دوسروں سے افضل جانتے تھے اور بہرحال اس کو ہی امام بنانا پسند کرتے تھے۔ اس واسطے یہ جھگڑا اسی طرح سے رہا۔ یہاں تک کہ ایک موقعہ پر آنحضرت ﷺ تک یہ بات پہنچائی گئی۔ آنحضرت ﷺ نے اس کو بلایا اور فرمایا کہ اے فلانے تجھے کون سی بات اس سے مانع ہے کہ تو اپنے ساتھیوں کا کہنا مانے اور ہر رکعت نماز کے اندر تو نے سورہ اخلاص کا پڑھنا کس واسطے اختیار کیا ہے۔ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ مجھے یہ سورۃ پیاری لگتی ہے تب آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کا پیار کرنا تجھے جنت میں داخل کر دے گا فقط اس کی وجہ یہی ہے کہ اس سورۃ شریف سے محبت کرنا خدا تعالیٰ کی توحید کے ساتھ محبت کرنا ہے۔" (حقائق الفرقان جلد چہارم ص 558)

وہ بے قرار دلوں کو قرار دیتے ہیں

حضرت مصلح موعود کا پاکیزہ کلام

کبھی حضور میں اپنے جو بار دیتے ہیں
ہوا و حرص کی دُنیا کو مار دیتے ہیں

وہ عاشقوں کے لئے بیقرار ہیں خود بھی
وہ بے قرار دلوں کو قرار دیتے ہیں

کسی کا قرض نہیں رکھتے اپنے سر پر وہ
جو ایک دے انہیں اس کو ہزار دیتے ہیں

عطاء و بخشش و انعام کی کوئی حد ہے
جسے بھی دیتے ہیں وہ بیشمار دیتے ہیں

جو ان کے واسطے ادنیٰ سا کام کرتا ہے
وہ دین و دُنیا کو اس کی سُدھار دیتے ہیں

جو دن میں آہ بھرے ان کی یاد میں اک بار
وہ رات پہلو میں اس کے گذار دیتے ہیں

بگاڑ لے کوئی ان کے لئے جو دنیا سے
وہ سات پُشت کو اس کی سنوار دیتے ہیں

وہ جیتنے پہ ہوں مائل تو عاشقِ صادق
خوشی سے جان کی بازی بھی ہار دیتے ہیں

وہی فلک پہ چمکتے ہیں بن کے شمس و قمر
جو در پہ یار کے عمریں گذار دیتے ہیں

وہ ایک آہ سے بیتاب ہو کے آتے ہیں
ہم اِک نگاہ پہ سو جان ہار دیتے ہیں

جو تیرے عشق میں دل کو لگے ہیں زخم اے جاں
ادھر تو دیکھ وہ کیسی بہار دیتے ہیں

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نومبائعین کیلئے حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ نصائح

حضرت اقدس نے 5۔ اپریل 1902ء کو بوقت شام فرمایا:۔

"اس سلسلہ میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ رہو۔ یہ مت سمجھو کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں تبدیلی کرنے سے محتاج ہو جاؤ گے یا تمہارے بہت سے دشمن پیدا ہو جائیں گے نہیں۔ خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہیں ہوتا۔ اس پر کبھی برے دن نہیں آسکتے۔ خدا جس کا دوست اور مددگار ہو۔ اگر تمام دنیا اس کی دشمن ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہیں۔ مومن اگر مشکلات میں بھی پڑے تو وہ ہرگز تکلیف میں نہیں ہوتا بلکہ وہ دن اس کے لئے بہشت کے دن ہوتے ہیں۔ خدا کے فرشتے ماں کی طرح اسے گود میں لے لیتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 195)

اپنے آپ کو عمدہ اور نیک نمونہ بناؤ:۔

26۔ فروری 1908ء بوقت سیر فرمایا۔

"ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اسی طرح کی ناپاک اور گندی زندگی ہے جیسا کہ بیعت سے پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونہ سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کے ہمارے پاس خط آتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں اگرچہ آپ کی جماعت میں ابھی داخل نہیں مگر آپ کی جماعت کے بعض لوگوں کے حالات سے البتہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اس جماعت کی تعلیم ضرور نیکی پر مشتمل ہے۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 455)

دین کو دنیا پر مقدم رکھو:۔ 13۔ دسمبر 1901ء کی ایک مجلس میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"ہمارے ہاتھ پر بیعت تو یہی کی جاتی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا اور ایک شخص کو جسے خدا نے اپنا مامور کر کے دنیا میں بھیجا ہے...... جس کا نام حکم اور عدل رکھا گیا ہے۔ اپنا امام سمجھوں گا۔ اس کے فیصلے پر انشراح قلب کے ساتھ رضامند ہو جاؤں گا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ عہد اور اقرار کرنے کے بعد ہمارے کسی فیصلہ پر خوشی کے ساتھ رضامند نہیں ہوتا بلکہ اپنے سینہ میں کوئی روک اور اٹک پاتا ہے تو یقیناً کہنا پڑے گا کہ اس نے تبتل حاصل نہیں کیا اور وہ اس اعلیٰ مقام پر نہیں پہنچا جو تبتل کا مقام کہلاتا ہے' بلکہ اس کی راہ میں میں ہوائے نفس اور دنیوی تعلقات کی روکیں اور زنجیریں باقی ہیں اور ان حجابوں سے وہ باہر نہیں نکلا جن کو پھاڑ کر انسان اس درجہ کو حاصل کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 553)

آپ نے 5۔ ستمبر کی ایک مجلس میں اعمال سے احمدی ہونے پر گواہی دینے کا ذکر یوں فرمایا:۔

"پس تمہاری بیعت کا اقرار اگر زبان تک محدود رہا تو یہ بیعت کچھ فائدہ نہ پہنچائے گی۔ چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔ میں ہرگز یہ بات نہیں مان سکتا کہ خدا تعالیٰ کا عذاب اس شخص پر وارد ہو جس کا معاملہ خدا تعالیٰ سے صاف ہو۔ خدا تعالیٰ اسے ذلیل نہیں کرتا جو اس کی راہ میں ذلت اور عاجزی اختیار کرے۔ یہ سچی اور صحیح بات ہے مرنا تو بے شک سب نے ہے مگر یہ موتیں جو آج کل ہو رہی ہیں یہ تو ذلت کی موتیں ہیں خدا تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے کہ ایک ابھی دفن نہیں ہوا تھا کہ دوسرا جنازہ تیار ہے۔ پس راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو۔ کوٹھڑی کے دروازے بند کر کے تنہائی میں دعا کرو کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اپنا معاملہ صاف رکھو کہ خدا کا فضل تمہارے شامل حال ہو جو کام کرو نفسانی غرض سے الگ ہو کر کرو تا خدا تعالیٰ کے حضور اجر پاؤ۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 272)

دین کو قبول کرنے میں دنیوی خواہشات کی ملونی نہ ہو:۔ حضرت مسیح موعود نے شرطی ایمان لانے سے منع فرمایا ہے جس میں انسان کو مد نظر خدا کی رضامندی نہ ہو بلکہ دنیوی خواہشات ہوں۔ چنانچہ 16۔ اپریل 1903ء قبل از عشاء فرمایا:۔

"اس شرط سے دین کو کبھی قبول نہ کرنا چاہئے کہ میں مالدار ہو جاؤں گا۔ مجھے فلاں عہدہ مل جاوے گا۔ یاد رکھو کہ شرطی ایمان لانے والے سے خدا تعالیٰ بیزار ہے۔ بعض وقت مصلحت الٰہی یہی ہوتی ہے کہ دنیا میں انسان کی کوئی مراد حاصل نہیں ہوتی۔ طرح طرح کے آفات' بلائیں' بیماریاں اور نامرادیاں لاحق حال ہوتی ہیں مگر ان سے گھبرانا نہ چاہئے۔ موت ہر ایک کے واسطے کھڑی ہے اگر بادشاہ ہو جاوے گا تو کیا موت سے بچ جاوے گا؟ غریبی میں بھی مرنا ہے۔ بادشاہی میں بھی مرنا ہے اس لئے سچی توبہ کرنے والے کو اپنے ارادوں میں دنیا کی خواہش نہ ملانی چاہئے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 220)

بیعت کے بنیادی لوازم:۔ بعض بیعت کرنے والے نووارد دین زیادہ دینی علم نہیں رکھتے تھے اس لئے شریعت کے باریک مسائل نہیں سمجھتے تھے ایسے لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے موٹے موٹے گناہوں سے بچنے کی نصیحت کی تاکہ ان سے بچ کر باریک گناہوں سے بچنے کی بھی توفیق ملے۔ چنانچہ 30۔ اکتوبر 1903ء کی رپورٹ ہے۔

"چند ایک نووارد احباب نے بیعت کی ان میں سے چند ایک نے عرض کی کہ حضرت جی ہم قرآن پڑھے ہوئے نہیں ہیں فرمایا کہ موٹے موٹے گناہوں کو تو جانتے ہو ان سے بچو' چوری نہ کرو' زنا نہ کرو' ظلم نہ کرو' کسی کا مال یا زمین نہ دباؤ' جھوٹ مت بولو' شرکت مت کرو۔ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ اہل الجنۃ بلہ کہ جنت میں جانے والے سادے ہوتے ہیں جو بہت پڑھے ہوئے ہیں اور عمل نہیں کرتے ان کی سخت مذمت کی گئی ہے اور ان پر خدا نے لعنت بھی کی تھی۔ غریب لوگ پانصد برس پیشتر بہشت میں داخل ہوں گے۔ غریبی خوش قسمتی ہے۔ خدا کو پہچانو کہ جس کی طرف تم نے جانا ہے اور شرک سے پرہیز کرو۔ اسباب پر بھروسہ کرنے سے بچو کہ یہ بھی ایک شرک ہے جو آدمی چالاکی سے گناہ کرتا ہے اور باز نہیں آتا تو آخر خدا کا قہر ایک دن اسے ہلاک کرتا ہے...... تکبر گھمنڈ' غرور ان سب باتوں سے بچو' خدا کے غریب اور عاجز بندے بن جاؤ۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 354)

الطریقۃ کلہا ادب:۔ جو شخص بیعت سے برکات حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ عجز اور انکسار اختیار کرتے ہوئے اپنی نفسانیت کو ختم کر دے اور ادب کے طریق کو ملحوظ خاطر رکھے۔ اور ڈرتا رہے کہ کوئی بے ادبی کا کلمہ اس کے منہ سے نہ نکلے اور اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے تو اسے اپنی ہی سمجھ کا قصور قرار دے۔ اس مضمون کو حضرت مسیح موعود نے 30۔ اکتوبر 1903ء کی ایک مجلس میں یوں بیان فرمایا:۔

"بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔ صوفیوں نے بعض جگہ لکھا ہے کہ اگر مرید کو اپنے مرشد کے بعض مقامات پر بظاہر غلطی نظر آئے تو اسے چاہئے کہ اس کا اظہار نہ کرے اگر اظہار کرے گا تو حبط عمل ہو جاوے گا (کیونکہ اصل میں وہ غلطی نہیں ہوتی صرف اس کے فہم کا اپنا قصور ہوتا ہے) اس لئے صحابہ کرامؓ کا دستور تھا کہ آپ آنحضرت ﷺ کی مجلس میں اس طرح بیٹھتے تھے جیسے سر پر کوئی پرندہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے انسان سر اوپر نہیں اٹھا سکتا۔ یہ تمام ان کا ادب تھا کہ حتی الوسع خود کبھی کوئی سوال نہ کرتے۔ ہاں اگر باہر سے کوئی نیا آدمی آکر کچھ پوچھتا تو اس ذریعہ سے جو کچھ آنحضرتؐ کی زبان سے نکلتا وہ سن لیتے۔ صحابہ بڑے متادب تھے اس لئے کہا کہ الطریقہ کلہا ادب جو شخص ادب کی حدود سے باہر نکل جاتا ہے تو پھر شیطان اس پر دخل پاتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کی نوبت ارتداد کی آجاتی ہے۔ اس ادب کو مد نظر رکھنے کے بعد انسان کو لازم ہے کہ وہ فارغ نشین نہ ہو۔ ہمیشہ توبہ استغفار کرتا رہے اور جو جو مقامات اسے حاصل ہوتے جاویں ان پر یہی خیال کرے کہ میں ابھی قابل اصلاح ہوں اور یہ سمجھ کر کہ بس میرا تزکیہ نفس ہو گیا وہاں ہی نہ اڑ بیٹھے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 455)

توبہ کر کے تم نے ایک نیا جنم لیا ہے:۔

6۔ مارچ 1903ء کو فرمایا:۔

"آج تم لوگوں نے توبہ کی ہے اگر سچے دل سے کی ہے تو پہلے سارے گناہ معاف ہو گئے اب اس وقت سے پھر نیا حساب کتاب شروع ہو گا۔ فرشتوں کو حکم ہوا ہے کہ تمہارے گذشتہ اعمال نامے سب چاک کر دیویں اور تم نے اب ایک نیا جنم لیا ہے یاد رکھو کہ جیسے ایک آقا نے اپنے غلام کے بہت سے گناہ معاف کر دیئے ہوں اور اسے تاکید ہو کہ اب کرو گے تو سخت سزا ہو گی۔ پھر اگر وہ کوئی قصور کرے تو اسے سخت غصہ آتا ہے۔ ایسا ہی حال خدا کا ہے۔ خدا قہار ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی باز نہ آیا تو اس کا غضب بھڑکے گا۔ جیسے وہ ستار ہے ویسا ہی منتقم اور غیور بھی ہے۔ قرآن کو بہت پڑھو نمازوں کو ادا کرو۔ عورتوں کو سمجھاؤ۔ بچوں کو نصیحت کرو۔ کوئی عمل اور بدعت ایسی نہ کرو جس سے خدا تعالیٰ ناراض ہو۔ اگر ایسا کرو گے تو خدا تعالیٰ تم میں اور دوسرے لوگوں میں فرق کر کے دکھلا دے گا۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 140)

گناہوں سے توبہ کرو:۔ جو شخص بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوتا ہے اس کی گویا ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے اور اگر وہ صدق دل سے اپنے اقرار بیعت پر قائم رہتا ہے تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اسی مضمون کو 5۔ ستمبر 1907ء کی مجلس میں یوں بیان فرمایا:۔

اب جو تم لوگوں نے بیعت کی تو اب خدا تعالیٰ سے نیا حساب شروع ہوا ہے۔ پہلے گناہ صدق و اخلاص کے ساتھ بیعت کرنے پر بخشے جاتے ہیں۔ اب ہر ایک کا اختیار ہے کہ اپنے لئے بہشت بنا لے یا جہنم۔ انسان پر دو قسم کے حقوق ہیں۔ ایک تو اللہ کے دوسرے عباد کے۔ پہلے میں تو اسی وقت نقصان ہوتا ہے۔ جب دیدہ دانستہ کسی امر اللہ کی مخالفت قولی یا عملی کی جائے مگر دوسرے حقوق کی نسبت بہت کچھ بچ بچ کے رہنے کا مقام ہے۔ کئی چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جنہیں انسان بعض اوقات سمجھتا بھی نہیں۔ ہماری جماعت کو تو ایسا نمونہ دکھانا چاہئے کہ دشمن پکار اٹھیں کہ گو یہ ہمارے مخالف ہیں مگر ہم سے اچھے۔ اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو کہ دشمن بھی تمہاری نیکی خدا ترسی اور اتقا کے قائل ہو جائیں۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 271)

توبہ کرنے سے انسان بلاؤں اور مصیبتوں سے بچایا جاتا ہے:۔ جو شخص سچے دل سے خدا کی طرف جھکتا ہے اور پچھلے گناہوں سے معافی مانگتا ہے تو خدا اسے اپنے حصار میں لے لیتا ہے اور اس کی ضروریات کا متکفل ہوتا ہے اور ہر قسم کی بلاؤں اور مصیبتوں سے اسے بچاتا ہے۔ 6۔ مارچ 1903ء کی ایک مجلس میں حضرت اقدس نے فرمایا:۔

"جب آدمی توبہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا غلام باری سیف صاحب

ذکرِ آخرت

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کا پاک نمونہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

کہ موت جو کہ لذتوں کو توڑنے والی ہے اس کو بہت یاد کیا کرو۔ فقہ اللغۃ میں امام ثعالبی ایک حدیث لائے ہیں۔

کہ لوگ سوئے ہوئے ہیں جب مرجائیں گے وہ بیدار ہو جائیں گے۔ موت زندگی کے خاتمہ کا نام سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہ ایک تسلسل ہے۔ بلکہ مذہب کا تصور تو یہ ہے کہ زندگی ایک پردہ تھی جس کے اٹھنے کے بعد حقائق کا انکشاف ہو گا۔

خدا کے بندے موت سے گھبراتے نہیں۔ وہ مسکراتے چہروں سے اس کا استقبال کرتے ہیں۔

اس دنیا میں جب وہ اپنا مفوضہ کام ختم کر لیتے ہیں تو پھر وہ خدا کے پاس جانے کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ حضرت میر صاحب کی زندگی میں عباد الرحمٰن کا یہ وصف ہمیں نمایاں نظر آتا ہے۔ خواجہ غلام نبی صاحب لکھتے ہیں:۔

"ایک روز میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اب تو دنیا سے دل سرد ہو گیا ہے۔ اب دنیا کی کوئی حسرت نہیں۔ اب موت کے لئے تیار ہوں۔ عرض کیا۔ آپ کو بے شک دنیا میں رہنے کی ضرورت اور خواہش نہ ہو۔ لیکن دنیا کو اور خاص کر جماعت کو آپ کی بے حد ضرورت ہے۔ آپ ایسے الفاظ کیوں استعمال کرتے ہیں۔ فرمایا ایک اہم کام سرانجام دینے کے لئے میں نے خدا تعالیٰ سے کچھ مہلت مانگی تھی۔ اب وہ کام مکمل ہو گیا اور میں موت کے لئے تیار ہوں۔"

(الفضل 22۔ جولائی 1947ء)

نظم میں اپنے مولائے حقیقی کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:۔

ایک پل بھی اب گذر سکتا نہیں تیرے بغیر
اب تلک تو ہوسکا جیسے گذارا ہو گیا
بعد مردن قبر کے کتبے پہ یہ لکھنا مرے
آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا

حضرت مولانا راجیکی صاحب نے میر صاحب کی آخری بیماری میں جب آپ کی صحت کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کی تو آپ کو الہام ہوا:۔

"میر محمد اسماعیل ہمارے پیارے ہیں۔ ان کے علاج کی طرف فکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہم خود ہی ان کا علاج ہیں۔"

اور یہ لکھنے کے بعد مولانا راجیکی صاحب نے اس کے نیچے امیر خسرو کا یہ شعر لکھا ہے:۔

از سرِ بالین من برخیز اے ناداں طبیب
دردمندِ عشق را دارو بجز دیدار نیست

(الفضل 6۔ اگست 1943ء)

کہ اے ناداں طبیب میرے سرہانے سے اٹھ جا کہ عشق کا ورد رکھنے والے مریض کا علاج بجز دیدار کے اور کچھ نہیں۔

وفات سے قریب دو سال پہلے آپ نے ایک مضمون لکھ کر شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کو دیا کہ میری وفات کے فوراً بعد اسے شائع کروا دینا۔ یہ مضمون 22۔ جولائی 1947ء کے الفضل میں شائع شدہ ہے۔ اور وفات کی تاریخ شیخ محمد اسماعیل صاحب نے خود درج کی۔ اس تحریر کا ایک ایک لفظ خشیت الٰہی کا مظہر ہے اور دال ہے کہ اس دنیا میں حضرت میر صاحب کو اگلے جہان کے نظارے کروا دیئے گئے تھے۔ اور خدا کی صفات آپ پر جلوہ گر ہو گئی تھیں:۔

"میں محمد اسماعیل ولد حضرت میر ناصر نواب صاحب ولد سید ناصر امیر صاحب دہلوی آج مورخہ 18۔ جولائی 1947ء بوقت پونے آٹھ بجے شام اپنے احباب واعزہ سے رخصت ہو کر عالم برزخ میں آگیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری پردہ پوشی اور مغفرت فرمائے۔ آمین۔

میں نے دنیا میں چھیاسٹھ سال قیام کیا۔ یعنی 20۔ شعبان 1298ھ مطابق 18۔ جولائی 1881ء دوشنبہ کے روز پیدا ہوا اور اٹھارہ جولائی 1947ء میں اس جہان فانی کو چھوڑا۔ ناظرین اللہ تعالیٰ سے دعا فرماویں کہ وہ مجھے قبر کے دکھوں۔ حشر کی تکالیف پل صراط کے مصائب اور دوزخ کے عذابوں سے محفوظ کر کے جنت الفردوس میں محض اپنے فضل، رحم اور کرم سے جگہ عنایت فرمائے۔ اور اپنی نعمتوں سے بہرہ وافر عطا کرے۔ آمین۔

ہم میں سے ہر ایک نے خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ دنیا کو ایک دن چھوڑنا ہے۔ مگر پھر بھی ہم اس سے اس طرح چمٹے رہتے ہیں جس طرح بچہ ماں سے۔ اور ہرگز الگ ہونا نہیں چاہتے۔ یہاں تک کہ ہم کو زبردستی اور اکثر اوقات خلاف مرضی اس سے الگ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اگر موت نہ ہوتی تو ہم اپنے بڈھوں اور ناکارہ لوگوں کو شاید اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیتے۔ یا دنیا سے تنگ آجانے کی وجہ سے خود کشیاں کرتے پھرتے۔ دنیا کی زندگی اور اس کے دکھ آخر کار اس میں ہمارا رہنا دوبھر کر دیتے۔

پس خدا تعالیٰ کی کمال حکمت نے ہمارے لئے ایسا انتظام فرمایا کہ ہم خود ایک عمر کے بعد عالم دنیا سے اکتانے لگتے ہیں لیکن چونکہ دوسرا عالم بن دیکھا ہوتا ہے۔ اور شاید آخرت پر کامل یقین میسر نہیں ہوتا اور اپنے گناہوں کا ڈھیر سامنے نظر آتا ہے۔ اس لئے ہم کو دوسرے جہان کی طرف انتقال کرتے ہوئے سخت ہچکچاہٹ محسوس ہوتی ہے۔ حالانکہ عالم بقا ہی اصل جگہ ہے۔ جہاں صفات الٰہیہ اپنی پوری شدت کے ساتھ ہم پر جلوہ گر ہونے والی ہوتی ہیں۔ آخرت کی ربوبیت دنیا کی ربوبیت سے شدید تر ہے۔ آخرت کا رحم دنیا کے رحم سے ارفع تر ہے اور آخرت کی مالکیت دنیا کی مالکیت سے اعلیٰ تر ہے۔ موت تو صرف ایک دروازہ ہے جو ایک خار دار سرنگ کے سر پر ہے۔ اور دوست کو دوست سے اور بندہ کو اپنے مالک سے ملاتا ہے۔ پس چند کانٹوں کی خراشوں سے ڈر کر حسن ازلی کی طرف نہ جانا یا نعمت ابدی سے منہ پھیر لینا اور اس محسن کی طرف والہانہ شوق و محبت اور عشق کے ساتھ قدم نہ اٹھانا محض بے وقوفی اور نادانی ہے۔ وہاں خدا دنیا سے زیادہ مہربان ہے۔ زیادہ کریم ہے۔ زیادہ غفور ہے۔ زیادہ منعم ہے۔ زیادہ مجیب و قریب ہے۔ زیادہ رؤف ہے۔ زیادہ نافع ہے۔ زیادہ حنان و منان ہے اور زیادہ سے زیادہ ہماری خواہشیں پوری کرنے والا ہے۔ اور یقیناً ویسا نہیں جیسا غیر مذاہب والوں نے اس کو سمجھ رکھا ہے۔ یا ہم میں سے اکثر نے اس کو ہوّا بنا رکھا ہے۔ اس نے تو انسان کو بہشت کے لئے اور اپنی صفات کے فیضان کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس یہ بدظنی اپنے محسن پر کیوں کر روا رکھی جا سکتی ہے۔ کہ وہ ہم کو وہاں دائمی دکھ دینے کے لئے لے جاتا ہے۔ میں نے دنیا میں تکالیف، ابتلاء، مصائب اور بیماریاں سب دیکھے مگر ان میں بھی خدا کے فضل اور اس کی رحمت کو ہر قدم پر محسوس کیا۔ پس اب جبکہ لقاء الٰہی کا مقام قریب تر ہوتا جاتا ہے۔ میں کیونکر آگے بڑھنے یا انتقال مقامی سے ڈر تا رہ سکتا ہوں۔

سوائے عزیزو! تم بھی اس رحمان رحیم خدا کی محسنانہ صفات پر ایمان بلکہ یقین رکھو۔ اور موت کو صرف ایک سیڑھی سمجھو جو نچلی منزل سے انسان کو بالا خانہ تک پہنچاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بندہ کی کسی چیز کا محتاج نہیں۔ نہ اس کے مال کا نہ اس کی عبادت کا۔ وہ تو صرف اتنا چاہتا ہے کہ بندے اس کو ہی اپنا پیارا رب تسلیم کریں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اور اسی کو اپنا محسن، اپنا منعم، اپنا خیر خواہ اور اپنا مالک سمجھیں۔ پس کیا اتنی سی بات کے لئے انسان اپنی عاقبت خراب کر سکتا ہے۔ اس نے تو فرما دیا ہے کہ (جس نے توحید کا اقرار کیا جنت میں داخل ہو گیا) پس کیا اس کلمہ کے کہنے اور ماننے سے جو محض حق ہی حق ہے۔ کوئی انسان انکار کر سکتا ہے۔ میں نے ایک عظیم الشان نبی سے لے کر دنیا کی ادنیٰ ترین مخلوق کو اپنی آنکھوں سے دیکھا لیکن جو کرم۔ جو رحم۔ جو شفقت۔ جو مروت اور جو احسان مجھے اپنے خداوند خدا میں نظر آیا بخدا وہ ہرگز کسی دوسرے میں نظر نہیں آیا۔ پس ایسے خدا کے لقاء سے اور اس کے روبرو پیش ہونے سے ڈرنے کے کیا معنی۔ دنیا کے آرام اور نعمتیں ان آراموں اور نعمتوں کا کیا مقابلہ کر سکتی ہیں جو اس نے ہمارے لئے اگلے جہان میں مقدر کر رکھی ہیں۔ نیک اخلاق اور مذہبی عبادتیں تو محض ہمارے اپنے فائدہ کے لئے ہیں۔ نہ کہ خدا کے کسی فائدہ کے لئے۔ لیکن اگر ان میں کچھ کمی رہ جائے تو اسے دعاؤں سے پوری کرو۔ مگر اپنے آقا کا دامن کسی حالت میں بھی نہ چھوڑو۔ کیونکہ ایسی وفاداری بہرحال تمہارے لئے بابرکت اور سودمند ثابت ہو گی۔

(دو ہائی ص 58)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 3

پہلے گناہ بخش دیتا ہے۔ قرآن میں اس کا وعدہ ہے۔ ہر طرح کے دکھ انسان کو دنیا میں ملتے ہیں مگر جب خدا کا فضل ہوتا ہے تو ان سب بلاؤں سے انسان بچتا ہے۔ اس لئے تم لوگ اگر اپنے وعدے کے موافق قائم رہو گے تو وہ تم کو ہر ایک بلا سے بچائے گا۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 138)

بقیہ صفحہ 5

میں جگہ پانے کے مستحق ہیں۔

(ہفت روزہ "ویو پوائنٹ" لاہور 5 ستمبر 1985ء)

کشمیر کا معرکہ

○ چوہدری محمد ظفر اللہ خان قائداعظم کے منظور نظر تھے۔ آپ کا منظور نظر ہونا ثمرہ تھا تحریک پاکستان کے ارتقائی مراحل کے ایک نازک دور کی آزمائشوں میں پورا اترنے کا۔ اس وقت پنجاب سے تعلق رکھنے والے جن بہت تھوڑے چند اشخاص نے قائداعظم کا ساتھ دیا۔ ان میں سے ایک چوہدری صاحب تھے۔ 1930ء میں آپ ہی کو مسلم لیگ کا صدر منتخب کیا گیا۔ آپ کی وفاداری، بلند پایہ فہم و فراست اور دانش وری کی قائداعظم نے قدر افزائی فرمائی اور اس قدر افزائی کے ایک نشان کے طور پر 1947ء میں انہوں نے آپ کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر فرمایا۔ قائداعظم کے اس فیصلہ کو ان کی وفات کے بعد ان کے نائب لیاقت علی خان نے اسی طرح برقرار رکھا۔

ہمارے نقطہ نگاہ سے کامیابیوں سے بھرپور اپنی عملی زندگی میں چوہدری صاحب نے جو سب سے بڑا معرکہ سر کیا وہ اقوام متحدہ میں پیش ہونے والے مسئلہ کشمیر سے متعلق تھا۔ آپ نے وہاں جو کارنامہ سرانجام دیا وہ ایسی کھلی کھلی فتح کا آئینہ دار تھا کہ پنڈت نہرو کو یہ مسئلہ اقوام متحدہ میں لے جانے کے اپنے فیصلہ پر بالآخر کف افسوس ملنا پڑا۔

آپ نے بڑی ہی لگن اور خلوص کے ساتھ عرب مفادات کا دفاع کیا جس کے صلہ میں اردن، شام، لیبیا، تیونس اور مراکش نے اپنے سب سے زیادہ وقیع سول اعزازات آپ کی خدمت میں پیش کئے۔

(پاکستان ٹائمز لاہور 3 ستمبر 1985ء)

★......★......★......★

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذیر احمد خادم

قضیہ کشمیر میں کچھ یوں وکالت اس نے کی ‌ ‌ ‌ اس کی تقریروں سے یو این او کی گونج اٹھی فضا

اس نے عربوں کی وہاں کچھ اس طرح تائید کی ‌ ‌ ‌ سب عرب یکدم پکارے مرحبا صد مرحبا

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی خدمات جلیلہ

پاکستانی اخبارات کی نگاہ میں

جماعت احمدیہ کو اپنے وطن پاکستان سے بے پناہ محبت ہے۔ اور اس نسبت سے کہ پاکستان دنیا بھر کی جماعت احمدیہ کا مرکز ہے ساری دنیا کے احمدی بھی اس ملک سے غیر معمولی اخلاص اور محبت کا تعلق رکھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی گزشتہ ایک سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ جماعت نے پاکستان اور عالم اسلام کی خدمت کے لئے شاندار خدمات پیش کی ہیں۔ اور یہ تاریخ کا سرمایہ ہیں۔ غیر متعصب مورخین تو اس کا اقرار کرتے ہی ہیں بسا اوقات متعصب لوگ بھی اس کی چکاچوند سے مرعوب ہو کر اقرار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

پاکستان اور جماعت احمدیہ کے نامور سپوت حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے زریں خدمات کے ذریعہ اپنے ملک کا نام روشن کیا اور ہر طرف سے داد تحسین وصول کی۔ جو اخبارات و کتب میں محفوظ ہے اور اس کا ذکر گاہے گاہے ہوتا رہتا ہے اور ہوتا رہے گا۔

آج کی فرصت میں ہم حضرت چوہدری صاحب کی وفات (2/ ستمبر 85ء) پر صرف چند پاکستانی اخبارات کے اداریوں میں سے اقتباسات نقل کر رہے ہیں جن میں حضرت چوہدری صاحب کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔

پاکستان کے عظیم شہری

"پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ' اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر اور عالمی عدالت انصاف کے جج کی حیثیت سے جو کردار ادا کیا ہے وہ تاریخ کا ناقابل فراموش حصہ ہے انہوں نے اپنی دانش و فراست کے بل پر عظیم کارنامے انجام دیئے اور انہی کی بدولت انہیں بار بار ملکی اور عالمی سطح پر بلند ترین مناصب ملتے رہے۔

انہوں نے اقوام متحدہ میں مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے موقف کی ترجمانی کے سلسلے میں غیر معمولی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا بھارت نے کشمیر کا مسئلہ اچانک اقوام متحدہ میں پیش کر دیا تو مسٹر ظفر اللہ کو پاکستان کا کیس تیار کرنے کے لئے صرف دو دن کی مہلت ملی اور پھر اس مسئلے پر ان کی سات گھنٹے کی تقریر کو تو یادگار حیثیت حاصل ہے امر واقعہ یہ ہے کہ وہ بیک وقت ایک عظیم مدبر ' مقرر اور قانون دان تھے ان کا حافظہ بلا کا تھا اور استدلال مثالی نوعیت کا ہوتا تھا' عقائد کے اختلاف سے قطع نظر وہ بلاشبہ پاکستان کے عظیم شہری تھے اور تاریخ کے ایوانوں میں انہیں بلند مقام حاصل رہے گا۔"

(روزنامہ مشرق لاہور 3 ستمبر 85ء)

کشمیر پر طویل ترین تقریر

"اقوام متحدہ میں ملکوں کی آزادی کی حمایت میں خطابت کے دریا بھی بہایا کرتے تھے۔ مسئلہ کشمیر کی وکالت کے دوران اس موضوع پر ان کی طویل ترین تقریر ریکارڈ پر ہے اور اسے آج تک کوئی نہیں توڑ سکا چوہدری صاحب کو لسان القانون کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ وہ بہترین وکیل' بہترین جج' بہترین سفیر' بہترین مدبر اور بہترین مصنف تھے۔ وہ جو بھی کام کرتے تھے اس کی آخری حدوں کو چھو لینا ان کی عادت ثانیہ بن چکی تھی۔ اور ایک بھرپور کامیاب زندگی بسر کرنے کے بعد پاکستان کا یہ قابل فرزند آج ربوہ میں پیوند زمین کیا جا رہا ہے۔ اپنی زندگی اور کارناموں سے چوہدری صاحب نے دنیا کو حتی الامکان سنوارنے کی کوشش کی۔ ان کے کارناموں کی یادیں ہماری تاریخ کو تابندہ رکھیں گی۔"

(روزنامہ امن کراچی 3 ستمبر 1985ء)

سب کو منوا کر دم لیا

انہوں نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے پاکستان کا کیس پیش کیا اور اقوام متحدہ کے سامنے کشمیر کا مسئلہ اس طرح سے پیش کیا کہ سب کو منوا کر دم لیا۔ ان کو یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ اقوام متحدہ میں فلسطینیوں کے مسئلہ کی وکالت کی جس کے نتیجہ میں انہیں عرب ممالک میں بہت احترام ملا۔ وہ واحد پاکستانی تھے جنہیں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر اور عدالت انصاف کے جج کی حیثیت سے دو عہدوں پر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ عقائد اور سیاسی رجحان کے بارے میں متنازعہ باتوں سے قطع نظر وہ ایک غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل پاکستانی تھے۔ جنہوں نے اپنے ملک کی بھرپور خدمت کی۔ اور جن کو ان کی ان بہت سی کامیابیوں کی وجہ سے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔"

(انگریزی روزنامہ مسلم اسلام آباد 3 ستمبر 1985ء)

تحریک پاکستان کے سرگرم رہنما

"1947ء میں قائد اعظم کی طرف سے باؤنڈری کمیشن کے روبرو پاکستان کا مقدمہ پیش کیا۔ وہ 1947'54ء تک پاکستان کے وزیر خارجہ رہے۔ انہوں نے اقوام متحدہ میں کشمیر کے تنازعے سے متعلق پاکستان کے موقف کی حمایت میں طویل ترین تقریر کی۔ سر ظفر اللہ خاں 63-1962ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے۔ انہیں آل انڈیا مسلم لیگ کا بنیادی رکن ہونے کا بھی اعزاز حاصل تھا۔ وہ قیام پاکستان کی جدوجہد میں قائد اعظم اور لیاقت علی کے قریبی ساتھی سمجھے جاتے تھے۔ 1930ء میں مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوئے۔ 1947ء کے اوائل میں قائد اعظم نے انہیں اقوام متحدہ میں نمائندگی کے لئے بھیجا جہاں انہوں نے کشمیر اور فلسطین کے مسلمانوں کا مسئلہ پیش کیا۔"

ان کی موت ایک سیاسی رہنما ایک دانشور اور تحریک پاکستان کے ایک سرگرم رہنما کی موت ہے۔"

(روزنامہ جنگ لاہور 3 ستمبر 1985ء)

عرب ملکوں کی خدمات

"قیام پاکستان کے بعد قریباً سات برس تک وزیر خارجہ رہے' اور اس دوران میں انہوں نے اقوام متحدہ میں بھی پاکستان کے مندوب اعلیٰ کے طور پر فرائض ادا کئے۔ وہاں جنرل اسمبلی کی صدارت کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ انہوں نے مسئلہ کشمیر کے علاوہ فلسطین اور کئی عرب ملکوں (مراکش' تیونس' لیبیا وغیرہ) کے حق آزادی و خود مختاری کی وکالت میں پاکستان کا نقطہ نظر جس انداز میں پیش کیا' اسے عرب ملکوں میں اب تک سراہا جاتا ہے۔" یہی وجہ ہے کہ صدر محترم کے علاوہ سعودی سفیر بھی ان کی عیادت کے لئے گئے تھے۔ قادیانی ہونے کی نسبت سے پاکستان میں ان کے خلاف اعتراض و احتجاج کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہا' لیکن قائد اعظم اور پھر لیاقت علی خان مرحوم نے انہیں بہت اہم ذمہ داریاں سپرد کیں۔

"اسلامیان ہند کے قومی معاملات میں سر آغا خان کی طرح سر محمد ظفر اللہ خان کا حصہ ' کردار بھی بہت نمایاں رہا تھا۔ 1930ء میں وہ مسلم لیگ کے صدر بنائے گئے تھے ' اور 1931ء میں اور بعد کی گول میز کانفرنسوں میں وہ علامہ اقبال ' قائد اعظم اور دوسرے اکابر کے ساتھ مسلمانوں کے نمائندہ کے طور پر شامل ہوتے رہے۔"

(نوائے وقت 3 ستمبر 1985ء)

عالمی مسائل نپٹائے

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی وفات سے ملک ایک انتہائی اہم اور عالمی سطح پر جانی پہچانی شخصیت سے محروم ہو گیا ہے۔ قائد اعظم کے ساتھی اور آل انڈیا مسلم لیگ کے بانی رکن کی حیثیت سے ظفر اللہ خان آزادی سے پہلے لیگ کی سیاست میں سرگرم عمل رہے۔ پاکستان بننے کے بعد قائد اعظم نے پہلے انہیں سفیر بنایا اور پھر پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر فرمایا۔ اس حیثیت میں انہوں نے سات سال کی طویل مدت تک ملک کی خدمت کی۔ اس دوران انہوں نے کئی نازک معاملات نپٹائے۔ جن میں اقوام متحدہ میں اور دیگر عالمی پلیٹ فارموں پر کشمیر اور فلسطین کا مسئلہ قابل ذکر ہے۔ آپ نے متعدد مشکلات کے باوجود یہ معاملات غیر معمولی ذہانت' قابلیت اور مہارت سے انجام دیئے.....

چوہدری صاحب کو حقیقتاً یادگار کامیابی اقوام متحدہ میں حاصل ہوئی۔ یہاں پر آپ نے عرب اور دیگر مسلمان ممالک کی کامیاب وکالت کے نتیجہ میں بہت عزت و احترام حاصل کیا۔ فلسطینی مسئلے پر ان کی شاندار تائید و حمایت پر اردن نے ان کو اپنا اعلیٰ ترین اعزاز "ستارہ اردن" دیا۔ افریقہ اور مشرق وسطیٰ کے ممالک کی آزادی کے مسئلے پر ان کی انتھک اور شاندار کارکردگی کے نتیجہ میں ان کو تیونس' مراکش' الجزائر' لیبیا اور شام کی طرف سے بھی ایسے ہی اعزازات عطا ہوئے۔ ان کی وفات سے ملک ایک نامور شہری سے محروم ہو گیا ہے۔ جو برصغیر کے مسلمانوں کی تحریک آزادی کے نازک دنوں کا ایک زندہ رابطہ تھا۔

(روزنامہ ڈان 3 ستمبر 85ء)

نصف صدی تک خدمت

نصف صدی پر پھیلا ہوا ان کا عوامی خدمت کا ریکارڈ قابل رشک حد تک انتہائی طور پر وقیع اور قابل قدر رہے۔

نہ تو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر کی حیثیت میں اور نہ فیڈرل کورٹ کے جج کی حیثیت میں انہوں نے قومی آزادی کے اصل مطمح نظر کو نظر انداز ہونے دیا اور نہ ہی دیگر اسلامی ملکوں کا حق آزادی تسلیم کرانے کے بارہ میں ان کے اندر جو تڑپ پائی جاتی تھی اس میں کسی قسم کے شبہ کی کوئی گنجائش موجود ہے۔ فلسطین کے مسئلہ اور نوآبادیاتی تسلط سے مغرب (لیبیا' الجزائر' تیونس اور مراکش) کی رہائی اور آزادی کے بارہ میں انہوں نے جو زبردست دوڑ دھوپ اور جدوجہد کی اس نے یہ ثابت کر دکھایا کہ وہ نہ صرف یہ کہ فرض کی ادائیگی میں مستعد اور ہر دم لبیک کہنے کے لئے تیار رہتے تھے بلکہ مسلم معاشروں کی نشاۃ ثانیہ کے لئے بھی ان کے دل میں بہت شدید تڑپ اور جذبہ موجزن تھا۔ ان کے لئے یہ احساس بھی کچھ کم تکلیف دہ نہ تھا کہ اسی ملک میں جس کی انہوں نے اپنے ایمان و ایقان کے بل پر اپنی بہترین صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے لمبا عرصہ تک خدمت کی تھی۔ انہیں دوسرے درجہ کا شہری بنا دیا گیا یقیناً انہوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا کہ وہ جوار رحمت

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار احمد نذر

امام ابنِ رُشد اور ان کی کتاب بدایۃ المجتھد

بدایۃ المجتھد مشہور فلسفی اور فقیہہ امام ابن رشد کی تصنیف ہے۔ آپ 520ھ میں قرطبہ میں پیدا ہوئے۔ اور 595ھ میں وفات پائی آپ اندلس کے ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے تھے جو پشت ہا پشت سے علوم و فنون میں شہرت کا حامل تھا اس لئے آپ کی تعلیم و تربیت کا بھی خاص خیال رکھا گیا آپؒ نے فقہ اور حدیث کے علاوہ طب اور فلسفہ کے علوم بھی حاصل کئے ابن الآبار لکھتے ہیں کہ ان علوم میں اس وقت ملک میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا اسی طرح طب اور فلسفہ میں بھی ان کی ہمسری کا کوئی شخص دعویٰ نہ کر سکتا تھا۔ ابن رشد اپنی علمی قابلیت کی بناء پر قرطبہ میں قاضی القضاۃ کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔

علم فقہ کی خدمت:۔ آپ سے پہلے علم فقہ تقلید پر مبنی تھا آپ نے اجتہاد کی روایت ڈال کر سارا رنگ ہی بدل دیا۔ آپ تمام امور میں اجتہاد سے کام لیتے تھے اور اپنے جدید ملکی تقاضوں کے پیش نظر فروعی مسائل میں غور و تدبر کر کے شریعت سے رہنمائی حاصل کرتے تھے۔

فقہ اور اصول فقہ پر ابن رشد نے آٹھ کتابیں لکھیں ان میں بدایۃ المجتھد کو اپنی بعض مندرجہ ذیل خصوصیات کی بناء پر زیادہ اہمیت حاصل ہوئی۔

1۔ ترتیب نئے انداز سے:۔ اس کے مضامین کی ترتیب دیگر کتب فقہ کی ترتیب سے مختلف ہے مثلاً عبادات کے بعد کتاب الجھاد کو کتاب الایمان اور کتاب المعاملات سے مقدم رکھا ہے کیونکہ ابن رشد کے نزدیک جہاد کا مرتبہ عبادات کے بعد سب سے مقدم ہے اسی طرح کتاب الأشربہ اور کتاب الضحایا کو معاملات سے بالکل الگ کر دیا ہے کیونکہ ان چیزوں کی حقیقت ثانوی ہے۔

متعصبانہ تقلید سے پاک:۔ یہ کتاب چونکہ فقہ کی دیگر روایتی کتب کی طرح تقلید پر مبنی نہیں اس لئے اس کے پڑھنے سے قوت اجتہاد بڑھتی ہے ابن رشد سے قبل فقہاء کا انداز اپنے سے پہلے فقہاء کی متعصبانہ تقلید کا تھا اور فقہاء اپنے اپنے ائمہ کے اقوال اور آراء کو صحیح ثابت کرنے کے لئے رطب و یابس ہر قسم کے دلائل فراہم کرتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ ہر فریق اپنے اپنے امام کے مسلک کے ساتھ چمٹا رہتا چنانچہ ان کے ذہنوں میں ایسی جلا پیدا نہ ہو سکی کہ وہ خالی الذہن ہو کر یہ فیصلہ کر سکیں کہ کونسی بات صحیح ہے اور کونسی غلط۔ ابن رشد خود اس کتاب کے لکھنے کی غرض و غایت یوں بیان کرتے ہیں کہ

"اس کتاب کے لکھنے کی غرض تو یہ ہے کہ اگر انسان لغت اور اصول فقہ سے بقدر ضرورت واقف ہو تو اس کتاب کے ذریعے سے اس میں اجتہاد کی قوت پیدا ہو جائے گی اور اسی وجہ سے اس کا نام میں نے "بدایۃ المجتھد" رکھا کیونکہ اس کے بغور مطالعہ سے اجتہاد کی استعداد پیدا ہو سکتی ہے"

بدایۃ المجتھد کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جماعت کی طرف سے اس کے ایک حصے کا ترجمہ "ھدایۃ المقتصد" کے نام سے شائع کیا گیا ہے اس کتاب کا ترجمہ پیش کرنے کی ضرورت کیوں پیدا ہوئی اور دیگر کتب کی نسبت اس کی کونسی امتیازی خصوصیات تھیں اس کا ذکر ھدایۃ المقتصد کے پیش لفظ میں یوں کیا گیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ خدا اور اس کے رسولؐ کے سوا کسی کی بات بلا دلیل صحیح تسلیم نہ کی جائے خود ائمہ اربعہ نے بھی اپنے پیروؤں کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ کتاب و سنت کے مقابلہ میں ہماری رائے کو قابل قبول نہ سمجھیں لیکن اس وقت عام ذہنوں پر تقلید کا بھوت اس شدت سے سوار ہو چکا تھا کہ وہ اپنے ائمہ کی ان ہدایات کو بھول چکے تھے اور بلا دلیل و حجت فروعی مسائل اپنی کتابوں میں نقل کرنے لگے تھے اور ان کی خلاف ورزی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی وعید سے ڈرانے لگے تھے ابن رشد کی وسعت نظر اس سے معلوم ہوتی ہے کہ معروف اور غیر معروف ہر قسم کے ائمہ کے مذاہب اس کتاب میں موجود ہیں تابعی اور غیر تابعی ہر قسم کے ائمہ کے اقوال اس کتاب میں نقل کر دیئے ہیں اور پھر ہر ایک کے دلائل بھی واضح طور پر بیان کئے ہیں اگر کسی مسئلہ میں صحابہؓ نے اختلاف کیا ہے تو اختلاف مع وجہ بیان کیا ہے یہی وہ خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے امام ابن رشد کی کتاب مقبول عام ہوئی اور اس کا درجہ اجتہاد مخالف و موافق نے تسلیم کیا یہی وہ خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے ہم نے اس کتاب کا ترجمہ شائع کیا۔

(پیش لفظ ھدایۃ المقتصد ص 8)

ھدایۃ المقتصد کتاب النکاح، طلاق، ایلاء، ظہار اور لعان کے ابواب پر مشتمل ہے اور اس کے 298 صفحات ہیں اور ادارۃ المصنفین ربوہ نے اسے شائع کیا ہے۔

آخر پر حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کی اس کتاب کے بارے میں جچی تلی رائے پیش کرتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں۔

"اجتہادی مسائل میں اختلاف ایک فطری امر ہے اجتہاد کے معنے یہ ہیں کہ نامعلوم کو معلوم ذرائع کی مدد سے معلوم کیا جائے غیر منصوص مسائل کی شرعی نوعیت متعین کی جائے ظاہر ہے کہ اس سلسلہ میں ہر ایک کی سوچ الگ ہوگی اور اس سے اختلاف کی راہیں وسیع ہوں گی لیکن شرعی اور فقہی معاملات میں یہ امر مسلم ہے کہ علماء اسلام کے اس فکری عمل کے پیچھے یہ اصول ہمیشہ کار فرما رہا ہے کہ قرآن مجید سے کیا نکلتا ہے سنت و حدیث کیا رہنمائی کرتی ہے گویا فقہاء اسلام میں سے کسی فقیہہ کی سوچ قرآن و سنت کی پیروی سے آزاد نہیں تھی اس بناء پر متعدد علماء اسلام نے فقہی اختلافات کی بنیادی وجوہات کا کھوج لگانے کی کوشش کی ہے اور اس سلسلے میں قابل قدر اضافے کئے ہیں اس تعلق میں حضرت امام شعرانیؒ اور حضرت امام غزالیؒ وغیرہ علمائے امت نے اس موضوع پر بہت عمدہ کتابیں لکھی ہیں۔ جس میزان عدل اور استناد تام کے ساتھ حضرت علامہ ابن رشد نے اس موضوع پر قلم اٹھایا وہ اپنی مثال آپ ہے حضرت علامہ مرحوم کی مشہور کتاب "بدایۃ المجتھد" کا موضوع بحث یہی اہم فقہی اختلافات اور ان کی وجوہات ہیں اور بڑی عمدگی کے ساتھ نہایت آسان پیرایہ میں حضرت علامہ نے اس بحث کا حق ادا کیا ہے یہ موضوع کس قدر اہم ہے اور حضرت علامہ نے اسے کس خوبی سے نبھایا ہے اس کا اندازہ اس اہم کتاب کے تفصیلی مطالعہ سے ہی لگ سکتا ہے ذوق تفقہ کے فروغ اور قوت اجتہاد کے جلاء کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے اس کے بغیر اجتہاد کا ملکہ مشکل سے ہی پیدا ہو سکتا ہے...... حضرت علامہ ابن رشد کا یہ عظیم علمی کارنامہ قبول عام کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کے لئے ہر صاحب علم سے انہوں نے خراج تحسین وصول کیا ہے۔"

(غیر مطبوعہ مقالہ "بدایۃ المجتھد پر تبصرہ" ص 135-136 از ملک محبوب احمد لائبریری جامعہ احمدیہ ربوہ)

☆-☆-☆-☆

عبد الصمد قریشی

پاکستان میں باسکٹ بال کے زوال کی وجوہ

چند روز قبل پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری جناب خالد بشیر صاحب کا باسکٹ بال کے حوالے سے ایک اخبار میں انٹرویو چھپا تھا۔ آپ نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ اس کھیل میں ہمارا معیار پہلے جیسا نہیں رہا جہاں آپ نے اس کی کئی وجوہات بیان کیں وہاں آپ نے ایک اہم وجہ یہ بھی بیان فرمائی کہ سوائے نیشنل چیمپئن شپ کے ملک میں قومی سطح پر باسکٹ بال کے معیاری ٹورنامنٹس نہ ہونے کے برابر ہیں جس کی وجہ سے ہمارے ہاں اس کھیل میں نوجوان کھلاڑی پہلے جیسی دلچسپی نہیں لے رہے۔

باسکٹ بال فیڈریشن کی مقتدر شخصیت ہونے کی وجہ سے ان کی رائے اور فکر مندی بالکل بجا ہے۔ خاص طور پر یہ بات کہ اب ملک میں نیشنل لیول پر ٹورنامنٹس کا فقدان ہے۔ اور اسی وجہ سے نیا ٹیلنٹ بہت کم سامنے آ رہا ہے۔

جناب خالد بشیر صاحب کو اچھی طرح یاد ہو گا کہ کچھ سال پہلے تک ربوہ میں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے نام سے ہر سال بڑی باقاعدگی سے ٹورنامنٹ منعقد ہوا کرتا تھا۔ یہ ٹورنامنٹ اتنا مکمل ہوا کرتا تھا کہ اس میں سکولز، کالجز، کلبز اور محکمہ جات کے لیول پر مقابلہ جات ہوا کرتے تھے۔ باسکٹ بال کے پرانے کھلاڑی آج بھی اس کی اہمیت کو مانتے ہیں اور اچھی طرح جانتے ہیں کہ پاکستان میں باسکٹ بال کے فروغ میں یہ ٹورنامنٹ اہم کردار ادا کرتا رہا ہے۔ اس ٹورنامنٹ کی نیشنل چیمپئن شپ کے بعد اولین اہمیت ہوا کرتی تھی اور ٹورنامنٹ جیتنے والی ٹیم خود کو قومی چیمپئن کا درجہ دیتی تھی۔ ملک بھر کی بہترین ٹیمیں اس ٹورنامنٹ میں سالہا سال سے حصہ لینے کے لئے آتی تھیں خود جناب خالد بشیر صاحب جن کا ان دنوں پاکستان کے بہترین کھلاڑیوں میں شمار ہوتا تھا لاہور کے مشہور "برادرز کلب" کی جانب سے باقاعدگی کے ساتھ اپنے کھیل کے جوہر دکھاتے رہے۔ باسکٹ بال کے خاص طور پر پرانے کھلاڑی آج بھی ملک میں باسکٹ بال کے فروغ اور ترقی کے ضمن میں ٹورنامنٹ ہیں انتظامیہ کے کردار کے معترف ہیں۔ اس ٹورنامنٹ کی بدولت ربوہ نے قومی سطح کے نامور بہت سے کھلاڑی پیدا کئے۔ جنہوں نے کئی مواقع پر پاکستان کی نمائندگی کرتے ہوئے ملک کا نام روشن کیا۔ پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن نے جو کہ اس کھیل کی ترقی اور فروغ کے لئے بلاشبہ کوشاں ہے کبھی جائزہ لیا کہ اتنا اہم اور معیاری ٹورنامنٹ گزشتہ کئی سالوں سے منعقد نہیں ہو رہا۔ کیوں اس کے انعقاد میں رکاوٹیں ڈالی گئی ہیں۔؟ بہرکیف اگر ہم واقعی مخلص ہیں تو اس کھیل کی ترقی کے لئے سنجیدگی اور ہر قسم کی تفریق سے بالاتر ہو کر سوچنا ہو گا۔

کھیل کے میدان میں کسی قسم کا تعصب اور نفرت نہیں ہونی چاہئے کھیلیں تو پیار و محبت اور بھائی چارے کے جذبات کو فروغ دینے کے لئے ہوتی ہیں۔ یہ انسانوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کے لئے ہوتی ہیں دوریاں پیدا کرنے کے لئے نہیں۔ پاکستانی ہونے کے ناطے ہمیں آپس میں اتحاد اتفاق اور یگانگت کی جتنی آج ضرورت ہے شاید پہلے کبھی نہ تھی۔

آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ نے جہاں اس کھیل کی ترقی میں مثالی کردار ادا کیا وہاں پیار اور دوستی کو بھی فروغ دیا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ باسکٹ بال فیڈریشن اس ٹورنامنٹ کو دوبارہ شروع کرنے کے سلسلہ میں مؤثر کردار ادا کرے۔

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر31672 میں خدیجہ مسرت زوجہ مولانا محمد اشرف قوم ہنجرا پیشہ خانہ داری عمر76 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 22/5 دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-12-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- حق مہر وصول شدہ-/500 روپے- 2- زیورات طلائی وزنی 6 تولہ مالیتی-/30000 روپے- 3- فروخت شدہ مکان-/15000 روپے- اور زرعی زمین تین ٹکڑوں میں ساڑھے اکیاون کنال واقع ہلال پور نوناں ضلع سرگودھا مالیتی-/150000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قوائد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ خدیجہ مسرت 22/5 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد اعظم اکسیر وصیت نمبر17279 پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 مولانا محمد اشرف وصیت نمبر15731 خاوند موصیہ۔

مسل نمبر31673 میں نثار احمد ولد چوہدری محمد طفیل قوم جٹ پیشہ کاروبار عمر45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد چھنیاں ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-2-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ ساڑھے پانچ مرلے واقع چھنیاں ربوہ مالیتی-/12650 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نثار احمد آف چک نمبر 128/9-L ضلع ساہیوال حال بشیر آباد چھنیاں ربوہ گواہ شد نمبر1 انوار احمد انوار مربی سلسلہ وصیت نمبر22271 گواہ شد نمبر2 چوہدری محمد طفیل وصیت نمبر15123۔

مسل نمبر31674 میں صبیحہ نثار زوجہ چوہدری نثار احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 128/9-L ضلع ساہیوال حال بشیر آباد چھنیاں ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-2-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- پلاٹ 17/3 دارالعلوم غربی ربوہ برقبہ 5 مرلہ مالیتی-/150000 روپے- 2- طلائی زیورات وزنی ساڑھے سات گرام مالیتی-/3750 روپے- 3- حق مہر بذمہ خاوند محترم-/3000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صبیحہ نثار بشیر آباد چھنیاں ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری نثار احمد مسل نمبر31673 خاوند موصیہ- گواہ شد نمبر2 حوالدار مبشر احمد 44/19 دارالیمن غربی ربوہ

مسل نمبر31676 میں نگہت سلطانہ بنت محمد اشرف قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سدوکی P/O جسوکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-9-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی انگوٹھی اور کوکا وزنی ساڑھے تین ماشہ مالیتی-/1400 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نگہت سلطانہ ساکن سدوکی P/O جسوکی ضلع گجرات گواہ شد نمبر1 داؤد احمد نفیس معلم وقف جدید وصیت نمبر 27517 گواہ شد نمبر2 حمیدہ داؤد وصیت نمبر 29523۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم احمد عرفان صادق صاحب، مربی سلسلہ فتح پور ضلع گجرات کو ایک بیٹی کے بعد مورخہ 20- جون 1998ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت نومولود کا نام حزقیل احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ صاحب، زعیم اعلیٰ انصاراللہ فیکٹری ایریا شاہدرہ، لاہور کا پوتا اور مکرم عبدالعزیز خان صاحب آف خوشاب، جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور کا نواسہ ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور صحت و تندرستی کے ساتھ خدمت دین کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

○ مکرم مرزا اعجاز احمد صاحب سابق قائد مجلس سیٹھ کالونی اوکاڑہ شہر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 98-1-20 کو پہلا بیٹا عطا کیا حضرت صاحب نے ازراہ شفقت مرزا کاشف اعجاز نام عطا فرمایا ہے نومولود اکبر احمد طاہر مربی سلسلہ بورکینیا فاسو کا بھتیجا۔ اقبال احمد ناصر سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرونڈی ضلع خیرپور کا پوتا اور مکرم میاں نور محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پڑپوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک دیندار صالح اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ نومولود بابرکت تحریک وقف میں شامل ہے۔

○ مکرم طاہر احمد صاحب (پاک آرمی کھاریاں کینٹ) آف مدرسہ چٹھہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کو اللہ تعالیٰ نے 98-1-28 کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت ظافر احمد طاہر نام عطا فرمایا ہے نومولود میاں نور محمد رفیق حضرت بانی سلسلہ کا پڑنواسہ ہے اور مکرم اکبر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ بورکینیا فاسو کا بھانجا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر خادم دین بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم شیخ محمود احمد صاحب لاہور کینٹ کا بھانجا عزیز عبدالسمیع ایک لمبی بیماری میں مبتلا رہنے کے بعد مورخہ یکم جون 1998ء کو اقبال ٹاؤن لاہور میں وفات پاگیا۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

○ محترمہ امتہ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ عرصہ دو سال سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کا ایک اپریشن متوقع ہے۔ موصوفہ کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم عرفان عطاء صاحب بابت ترکہ مکرم عطاء الکریم صاحب)

مکرم عرفان عطاء صاحب وغیرہ ورثاء مکرم عطاء الکریم صاحب (ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ) ساکن نمبر44-B گلستان کالونی نمبر2 نزد عائشہ پارک۔ فیصل آباد نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا ان کا جمع شدہ پراویڈنٹ فنڈ مبلغ 2655/40 روپے ان کے بیٹے مکرم عرفان عطاء صاحب کو ادا کیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- محترمہ سلمیٰ بی بی صاحبہ (بیوہ)
2- مکرم کامران عطاء صاحب (بیٹا)
3- مکرمہ عروج عطاء صاحبہ (بیٹی)
4- مکرم ریحان عطاء صاحب (بیٹا)
5- مکرم عرفان عطاء صاحب (بیٹا)
6- محترمہ فرحت جبین صاحبہ (بیٹی)
7- محترمہ فرح ناز صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

بقیہ صفحہ 3

دوسرے مفادات کو قربان کردیتا ہے اور اس کے نتیجے میں فساد کا موجب بنتا ہے۔ پس دوسرا اہم معاملہ جو بہت سے معاملات میں سے ایک اہم معاملہ ہے یہ ہے کہ اخلاق کا تعلق تو بنی نوع انسان سے ہے اس کا درست ہونا ضروری ہے اس کے بغیر کوئی انسان مشورے کی اہلیت نہیں رکھتا مگر دینی امور میں اور بھی تقاضے ہیں اور ان تقاضوں میں سب سے بڑا تقاضا تقویٰ کا ہے یعنی انسانوں سے بھی اپنے معاملات درست کرنے والا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے بھی اپنے معاملات درست کرنے والا اور اس کا توکل خدا پر ہو، بنی نوع انسان پر نہ ہو۔

(از خطبہ 28 مارچ 1997ء)

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

یکم جون غروب آفتاب 7-21
2۔جولائی طلوع آفتاب 5-04

عالمی خبریں

امریکی صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ تائیوان کے چین سے ادغام پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تائیوان پر ہماری پالیسی اس ضمن میں حائل نہیں ہے۔ جاپان کے ساتھ معاہدوں کا مقصد چین کا راستہ روکنا نہیں ہے۔

چین اور امریکہ کے درمیان 2 ارب ڈالر کے سات معاشی و تجارتی معاہدے طے پا گئے ہیں۔ چین امریکہ سے 27 بوئنگ طیارے خریدے گا۔

امریکہ کے صدر بل کلنٹن چین کے دورہ کے دوران اپنے ساتھ ایک ہزار افراد سے زائد کا قافلہ لے کر گئے ہیں وفد کے لئے 4 مسافر طیارے اور متعدد بڑے سی۔141 فوجی طیارے استعمال ہوئے 10 گاڑیاں۔150 کمانڈوز اور 200 خفیہ والے بھی ساتھ آئے ہیں بھاری مقدار میں پانی بھی چین پہنچایا گیا۔ وفد میں 5 وزیر۔ مشیر پریس سیکرٹری صحافی۔ فوٹوگرافر۔ ہیلری کے نائی اور کلنٹن کے باورچی بھی شامل ہیں۔

بھارتی دارالحکومت دہلی میں کئی روز سے بارشوں کا سلسلہ جاری ہے۔ شہر میں کئی کئی فٹ پانی کھڑا ہو گیا ہے۔6۔افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ لوگوں کو سخت مشکلات کا سامنا ہے۔

فوج اور قبائلیوں میں خونریز تصادم سے 73۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ فوج نے مہنگائی کے خلاف مظاہرہ کرنے والے افراد کو منتشر کرنے کی کوشش کی تو مظاہرین نے فائرنگ کر دی۔214 شدید زخمی ہو گئے۔

اسرائیل کے صدر نے ملک میں قبل از وقت انتخابات کرانے کی سفارش کر دی ہے۔ وزیراعظم یاہو نے کہا ہے کہ اسرائیلی صدر اپنی "حدود" سے بڑھ رہے ہیں۔

الجزائر میں عربی زبان کو ملک کی واحد سرکاری زبان قرار دے کر بربر زبان پر موثر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

سونیا گاندھی نے واجپائی حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔

بھارتی حکومت نے ایک بار پھر واضح کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے بارے میں اس کے موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ پاکستان کے ساتھ کنٹرول لائن کو بین الاقوامی سرحد میں تبدیل کرنے پر بات چیت کے لئے تیار ہیں۔ اب بھی یہی موقف ہے کہ آزاد کشمیر بھارت کا حصہ ہے۔

امریکی صدر بل کلنٹن نے پیکنگ یونیورسٹی میں دانشوروں اور طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انسانی حقوق ہر شخص کا بنیادی حق ہے۔ انہوں نے چین کے کمیونسٹ رہنماؤں کو مشورہ دیا کہ وہ آزاد معاشرے کے تصور سے خوفزدہ نہ ہوں۔ کسی معاشرے کی ترقی کے لئے آزادی انجن کا کام دیتی ہے۔ ہم چین کو مستقبل میں اپنا بہترین دوست دیکھنا چاہتے ہیں۔ سپر طاقت کا مطلب ہمسایوں کو دبانا نہیں۔ امریکہ دوسروں پر اپنے نظریات تھوپنا نہیں چاہتا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس اجمل میاں نے کہا ہے کہ تمام بنیادی حقوق معطل کرنا غیر ضروری نہیں تھا۔ انہوں نے یہ ریمارکس ملک میں ایمرجنسی کے خلاف درخواستوں کی سماعت کے دوران دیئے۔ انہوں نے کہا صدر بغیر سوچے سمجھے تمام بنیادی حقوق معطل نہیں کر سکتا۔ ایسے حقوق بھی معطل کر دیئے گئے ہیں جنہیں کوئی بھی معطل نہیں کر سکتا۔ صدر کو کیا ضرورت تھی کہ وہ اپنے آرڈر میں لکھتے کہ فلاں فلاں حقوق معطل ہیں۔ عدالت نے پانچ پٹیشنیں اکٹھی کر کے سماعت کے لئے 13۔جولائی کی تاریخ مقرر کر دی ہے۔

کراچی میں فائرنگ کے واقعات میں مزید 12۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ہلاک ہونے والوں کا تعلق ایم کیو ایم کے دونوں دھڑوں سے ہے۔ سرجانی ٹاؤن میں نامعلوم افراد نے ایک گھر میں گھس کر میاں بیوی کو ہلاک کر دیا شہر کے دیگر علاقوں سے نوجوانوں کی نعشیں ملیں۔ وزارت داخلہ نے رینجرز کے ذریعے آپریشن کی اجازت مانگ لی ہے۔

وزیراعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر میں کسی تاخیر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سینٹ کو ختم کرنے والے خود ختم ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں عدلیہ کا احترام کرتی ہوں مگر جن ججوں نے نواز شریف کی خدمت کی ہے یا کسی نہ کسی طور پر موجودہ حکومت سے وابستہ رہے ہیں۔ یا وہ جج جنہیں ہم نے ہٹا دیا تھا اور وہ ہم سے شاکی ہیں۔ ان کے پاس ہمارے مقدمات نہیں لگنے چاہئیں۔ میرے ساتھ جن دیگر 26۔ افراد کے خلاف ریفرنس دائر کئے گئے ہیں ان میں سے ایک بھی پنجابی نہیں سندھی بے روزگار ہو رہے ہیں۔ ہم سے بنگالیوں والا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اور سندھی ہونے کی سزا دی جا رہی ہے۔

سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو کی لاہور ہائی کورٹ میں پیشی کے موقعہ پر پولیس نے پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو زبردست لاٹھی چارج کر کے احاطہ عدالت سے باہر نکال دیا۔ پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے پولیس پر جواباً پتھراؤ کیا۔

محترمہ بے نظیر نے احتساب بنچ کے دائرہ اختیار کو چیلنج کر دیا ہے اور کہا ہے کہ پنجاب میں میری کوئی جائیداد نہیں۔ لاہور میں میرے خلاف ریفرنس کا مقصد مجھے ہراساں کرنا ہے۔ اس لئے اسے واپس بھجوایا جائے جب سے اثاثے منجمد کئے گئے میرے لئے یہ ممکن نہیں کہ اپنے دفاع کے لئے مناسب انتظامات کر سکوں۔ اب 2۔جولائی کو سماعت ہو گی۔

برطانوی اخبار "آبزرور" نے ایک خصوصی رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان کے پانچ ایٹمی سائنسدان ملک سے فرار ہو کر مغربی ممالک پہنچ گئے ہیں۔ جبکہ ان میں سے ایک سائنسدان لندن پہنچ گیا ہے۔ اور برطانوی حکومت سے سیاسی پناہ کی اپیل کی ہے۔

پاکستانی وزیر خارجہ گوہر ایوب نے روزنامہ آبزرور میں شائع ہونے والی اس خبر کو من گھڑت اور بے بنیاد قرار دیا ہے جس میں کہا ہے کہ پاکستان کے بعض ایٹمی سائنسدان ملک سے فرار ہو کر مغربی ممالک پہنچ گئے ہیں۔

سیالکوٹ تھانہ صدر کے موضع بھاگووال میں تخریب کاروں نے بم دھماکہ کر کے ایک شخص کے پرخچے اڑا دیئے۔ محمد علی نامی شخص اپنے ڈیرے پر سویا ہوا تھا کہ تخریب کاروں نے اس کی چارپائی کے نیچے طاقتور بم رکھ دیا۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ لوگ اسے بھارت کا حملہ سمجھتے ہوئے گھروں سے نکل بھاگے۔

لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس فقیر محمد کھوکھر نے ایک رٹ درخواست پر راولپنڈی کی ضلعی کمیٹی کو کام کرنے سے روک دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ خدمت کمیٹیاں کس قانون کے تحت چھاپے مار رہی ہیں۔ ان کمیٹیوں کو کون سا اختیار ہے کہ وہ شہریوں کو ہراساں کریں۔

روپے کی قیمت میں مزید کمی ہو گئی ہے۔ ڈالر 52 روپے 20 پیسے تک جا پہنچا ہے۔

اوکاڑہ کے قصبہ بصیرپورہ میں ریلوے پولیس کی فائرنگ سے جاں بحق ہونے والے دو نوجوانوں کے قتل کے خلاف پہیہ جام ہڑتال کی گئی۔ ریلوے سٹیشن کو مظاہرین نے آگ لگا دی۔ انجمن تاجران نے سات روزہ ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔ صورت حال کی سنگینی کے پیش نظر آئی جی پنجاب بصیرپور پہنچ گئے۔

سندھ کے جید علماء جن میں جمعیت علماء اسلام پاکستان کے مرکزی سرپرست اور سندھ کے روحانی پیشوا مولانا عبدالکریم قریشی سجادہ نشین خانقاہ پیر شریف ہاشمیہ سجاول کے شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی وغیرہ شامل ہیں نے ایک شرعی فتویٰ جاری کیا ہے کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر ناجائز ہے۔ کیونکہ دریا کے پانی پر سب سے زیادہ حق آخر والوں کا ہوتا ہے ان کی اجازت کے بغیر اوپر والے پانی نہیں روک سکتے۔ دریائے سندھ پر سب سے زیادہ حق سندھ والوں کا ہے۔ جب تک سندھ والے سیراب نہ ہوں اور وہ اجازت نہ دیں اوپر والے پانی نہیں روک سکتے۔ لہٰذا فتویٰ کے مطابق کالا باغ ڈیم کی تعمیر ناجائز ہے۔

مسلم لیگ نے شیخوپورہ کے حلقہ 102 کا انتخابی معرکہ بھاری اکثریت سے جیت لیا ہے۔ پیپلز پارٹی کا امیدوار ناکام ہو گیا۔

ضروری اعلان

○ جو قارئین ہاکر کے ذریعے الفضل حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ ماہ جون 1998ء کا اخبار الفضل کا بل مبلغ ۔/65 روپے بنتا ہے۔ براہ کرم جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
• ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ کوٹھی دارالسلام غربی ربوہ 212855 212755
• ہر ماہ 12-11-10 تاریخ 741 NW دوکان کالی ٹینکی نزد ظہور الٰہی اسٹینڈ سید پور روڈ راولپنڈی 415845
• ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل منی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا 214836
• ہر ماہ 23-22-21 تاریخ محمود آباد 3 نزد پوسٹ آفس کراچی 44 5889743
• ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان 542502
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
FAX: 219065 ☎: 291024